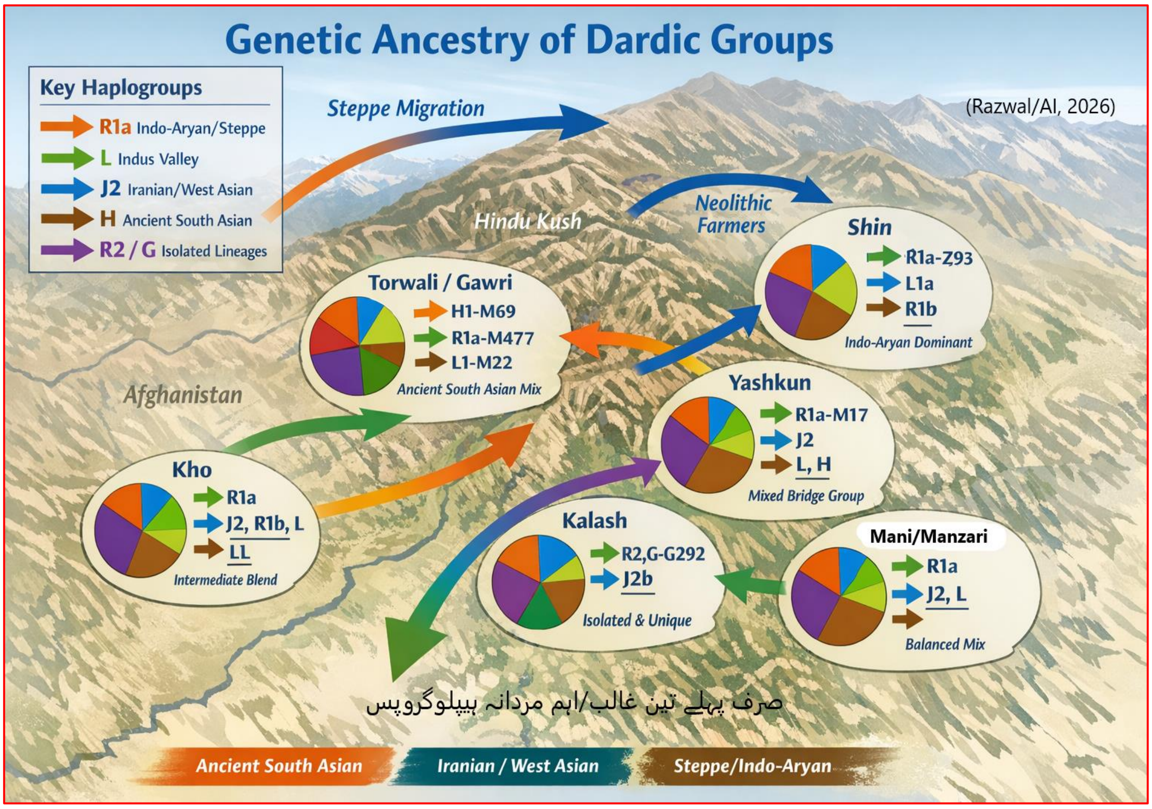
شمالی پاکستان کے کالاش قبائل اور ان کا جینیاتی پس منظر

(رازول کوہستانی)





کالاش قبائل پاکستان کے ضلع چترال کی وادیوں (بمبوریت، رمبور اور بریر) میں آباد ایک منفرد نسلی و ثقافتی گروہ ہیں۔ ان کی موجودہ آبادی تقریباً 7 ہزار سے کم رہ گئی ہے۔ نسلی طور پر یہ ایک قدیم انڈو-آریائی گروہ ہیں۔ کالاش وادیاں ہندوکش کے پہاڑی سلسلے میں افغانستان کی سرحد کے قریب واقع ہیں۔

نسبی طور پر پاکستان اور افغانستان میں رہنے والے کالاش (سیاہ پوش، سرخ پوس اور سفید پوش) ایک ہی نسلی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا تعلق ان ابتدائی آریائی لہر یا گروہ سے ہے جو قدیم ہجرت کے بعد افغانستان ہندوکش میں داخل ہوئے اور پھر ایک زمانے کے بعد بعض قبیلوں نے چترال کی طرف ہجرت کی اور آج بمبوریت، رمبور اور بریر میں آباد ہیں۔ قدیم دور میں یہ ایک بڑے رقبے پر پھیلے ہوئے تھے اور ان کی ایک بڑی خودمختار ریاست قائم تھی۔

جرمن ماہر انسانیات کارل جٹمار کا کہنا ہے کہ کالاش علاقه ایک قسم کا "میگالیتھک مرکز" ہے، یعنی کالاشوں کی ثقافت کو مغربی ایشیا کی عظیم تہذیبوں سے بالکل جدا ایک مظاہرہ سمجھا جا سکتا ہے، ان کی ثقافت ایک ایسی تہہ بند ثقافت کا حصه ہے جو عموماً صرف قدیم آثارِ قدیمه (3000 تا 2000 قبل مسیح) کی آرکیالوجی یا دور میں نظر آتا ہے[1]۔

کالاش قبائل کی ایک بڑی اکثریت اسلام قبول کر چکی ہے تا ہم ایک چھوٹا گروہ جو پانچ چھ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ ان کے عقائد قدیم انڈو-ایرانی مذہبی عقائد پر مشتمل ہیں اور یہ لوگ مظاہر، دیوتاؤں اور اجداد پرستی جیسے عناصر پر یقین رکھتے ہیں۔ موسیقی، رقص اور تہوار منانا ان کی ثقافت کا لازمی حصه ہے۔

کالاش قبائل پاکستان کے صوبه خیبر پختونخوا کے ضلع چترال میں واقع قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہیں۔ اپنی منفرد روایات، رنگین تہواروں، خصوصی مذہبی عقائد اور دلکش ثقافتی ورثے کی وجه سے یه قبائل دنیا بھر میں پہچانے جاتے ہیں۔ کالاش لوگ وادیِ بمبوریت، وادیِ رمبور اور وادیِ بریر میں آباد ہیں۔ ان کی کل آبادی چند ہزار نفوس پر مشتمل ہے، لیکن اس کے باوجود ان کی صدیوں پرانی تہذیب آج بھی قائم ہے۔

سیاہ پوش اور سرخ پوش کالاش

پاکستان کی وادی چترال میں آباد کالاش لوگ اپنے سیاہ لباس کی وجه سے "سیاہ پوش کالاش" مشہور ہیں۔ انہیں یه نام کالاش خواتین کے سیاہ لباس کی وجه سے ملا ہے۔ سرخ پوش کالاش جو افغانستان کے صوبه نورستان (تاریخی کافرستان) میں آباد ہیں، انہیں "سرخ پوش کالاش" کا نام ان کے **سرخ یا پھیکے رنگ کے لباس** کی وجه سے ملا، جو سیاہ پوشوں کے لباس سے مختلف تھا۔ یه نام انیسویں صدی کے برطانوی مورخین اور سیاحوں نے بھی اپنے سفرناموں میں استعمال کیے ہیں۔ کالاش لوگ اپنے آپ کو محض "کالاش" کہتے ہیں، جبکه ان کے مسلمان ہمسایے انہیں "سیاہ پوش" پکارتے تھے۔ کالاش لوگ صرف **سیاہ پوش** کہلاتے ہیں۔ **سرخ پوش** ان کے الگ ہم مذہب (نورستانی) تھے جو اب افغانستان میں مسلمان ہو چکے ہیں۔

لسانی پہلو

نورستان اور چترال میں بولی جانے والی کالاش/نورستانی زبانوں کی تعداد مندرجه ذیل ہے:

1. اشکون (ISO 639-ask)
2. پراسون (ISO 639-prn)
3. تریگمی (ISO 639-trm)
4. کاموبری (ISO 639-xvi)
5. کته وری (ISO 639-bsh)
6. وائیگلی/ نورستانی کالاشاآلا (ISO 639-wbk)
7. کالاشا ISO 639-kls

[1] *Originalveröffentlichung in: Karl Jettmar (Hrsg.) Cultures of the Hindukush. Selected papers from the Hindu-Kush Cultural Conference held at Moesgard 1970, Wiesbaden 1974, S. 39-43*

ان زبانوں کا لسانی ارتقاء اپنے مخصوص پہاڑی جغرافیائی ماحول میں ہوا ہے اور ان پر بیرونی زبانوں کے اثرات کم پڑے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان زبانوں میں قدیم اور وسطی ہند آریائی زبانوں کی بعض ایسی صوتیاتی، صرفیاتی، صوریاتی اور نحویاتی خصوصیات باقی ہیں جو دوسری جدید ہند آریائی زبانوں میں خال خال ہی نظر آتی ہیں[2]۔

کالاش لوگوں کی مادری زبان کالاشا کہلاتی ہے کبھی کبار یہ لوگ اسے کالاشہ موند بھی کہتے سنے جاتے ہیں۔ بقول فخرالدین اخونزادہ[3] کالاش زبان کے دو لہجے پائے جاتے ہیں، بریر، رومبور اور بمبوریت کے لہجے کو شمالی لہجپ سمجھا جاتا ہے جبکہ جنوبی لہجے میں صرف ارسون وادی کا لہجہ رائج ہے۔ داردی زبانوں میں سب سے زیادہ اس زبان پر تحقیقی کام ہوا ہے۔ بقول فخرالدین اخونزادہ کسی زمانے میں شیشی کوہ کی مرکزی اور مشرقی وادی میں کالاشا زبان اکثریتی لوگوں کی زبان تھی لیکن موجودہ زمانے میں یہاں سے معدوم ہو چکی ہے[4]۔

E. *G.* Barrow (1885) کا کہنا ہے کہ کالاشوں کی تین وادیاں بریر، بمبوریت اور رومبور جو چترال کے مغربی جانب واقع ہیں، ان میں کالاش لوگ آباد ہیں جو چترال کے حکمرانوں کو برائے نام خراج ادا کرتے تھے اور کسی حد تک خود مختار تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ شیشی کوہ کے گاؤں میں بھی سیاہ پوش کالاش آباد ہیں، جو اب مسلمان ہو چکے ہیں، لیکن دیگر معاملات میں وہ اپنے قدیم رسم و رواج پر قائم ہیں۔ بریر، بمبوریت اور رومبور کے کالاش کالاشا زبان بولتے ہیں[5]۔

کالاشا زبان ہندآریائی لسانی گروہ کی ذیلی داردی لسانی گروہ کی چترالی لسانی شاخ کی ایک ذیلی زبان ہے جو ضلع چترال میں وادی ریمبور، بمبوریت اور بیریر وادیوں میں بولی جاتی ہے۔ جو کالاشا زبان پاکستان میں چترال کے علاقے بیریر، ریمبور، بمبوریت اور ارسون میں بولی جاتی ہے، وہ داردی زبانوں کے ہند آریائی لسانی گروہ میں شامل ہے، جبکہ وہ نورستانی کالاشاآلا جو افغانستان کے صوبہ نورستان میں بولی جاتی ہے زبانوں کے نورستانی لسانی گروہ سے تعلق رکھتی ہے اور ایرانی آریائی گروہ میں شامل ہے۔ گویا ایک کالاشا زبان ہندآریائی ہے اور دوسری کالاشاآلا زبان ایرانی آریائی ہے۔

معاشی پہلو

کالاش لوگوں کی معیشت روایتی طور پر زراعت اور مویشی بانی پر مبنی ہے۔ ان کی فصلوں میں گندم، مکئی، جو، انگور، سیب، خوبانی اور اخروٹ شامل ہیں[6]۔ بکریاں اور بھیڑیں ان کے مویشیوں میں اہم حیثیت رکھتی ہیں، جن سے دُودھ، گوشت اور اُون حاصل کی جاتی ہے[7]۔

گزشتہ چند دہائیوں میں سیاحت نے بھی ان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ کالاش وادیوں تک سڑکوں کی آمد کے بعد سیاح ان کے ثقافتی تہواروں اور منفرد طرز زندگی کا مشاہدہ کرنے آتے ہیں[8]۔ کالاش لوگ سیاحوں کو رہائش، خوراک اور دستکاری کی مصنوعات فراہم کر کے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔

حالیہ برسوں میں مقامی سطح پر انٹرپرائزز (CBEs) کے قیام سے مقامی مصنوعات جیسے شہد، جڑی بوٹیوں والی چائے، سرخ لوبیا اور اخروٹ کے تیل کی پروسیسنگ اور پیکیجنگ کی تربیت دی گئی ہے، جس سے ان مصنوعات کی قیمت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے[9]۔ تاہم، موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے آنے والے گلیشیئر اور سیلاب نے ان کی زرعی زمینوں کو نقصان پہنچایا ہے، جس سے معاشی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے[10]۔

---

2 رازول کوہستانی، داردستان کی داردی، نورستانی اور دیگر زبانوں کا مختصر تعارف۔

3 فخرالدین اخونزادہ، 2023۔ چترال کی زبانیں، ص: 65۔

4 فخرالدین اخونزادہ، 2023۔ چترال کی زبانیں، ص: 66۔

5 E. *G.* Barrow,1885.Dardistan and Kafristan, P-77. Calcutta

6 Ahmed, A. S. (1986). *Pakistan Society: Islam, Ethnicity and Leadership in South Asia*. Oxford University Press, p. 87.

7 Parkes, P. (1987). "Livestock Symbolism and Pastoral Ideology among the Kafirs of the Hindu Kush". *Man*, 22(4), pp. 637-660.

8 Cacopardo, A. M., & Cacopardo, A. S. (2001). *Gates of Peristan: History, Religion and Society in the Hindu Kush*. IsIAO, p. 112.

9 IUCN Pakistan. (2020). *Community-Based Enterprises in Kalash Valleys: A Case Study*. IUCN Publications, p. 23.

10 Ministry of Climate Change, Pakistan. (2022). *Climate Vulnerability Assessment of Chitral District*. Government of Pakistan, p. 45.

تاریخی پہلو

کالاش لوگوں کی اصل کے بارے میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ ایک مشہور روایت کے مطابق وہ سکندر اعظم کی فوجوں کی اولاد ہیں، تاہم اس دعوے کا کوئی تاریخی ثبوت موجود نہیں ہے[11] جبکہ حالیہ جینیاتی تحقیقات نے اس نظریے کو رد کردیا ہے۔ Morgenstierne کے مطابق ان کے آباؤ اجداد "تسیام (Tsiyam " نامی علاقے سے ہجرت کر کے چترال آئے، جو موجودہ افغانستان کے صوبہ نورستان کے قریب واقع تھا[12]۔

جینیاتی مطالعات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ کالاش لوگ قدیم ہند-آریائی نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور سکندر کے سپاہیوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں[13]۔ ایک جینیاتی تحقیق کے مطابق، ان کا دوسری قوموں سے نسلی امتزاج بہت کم ہے اور وہ ایک الگ اور شاید قدیم ترین آبادی ہیں[14]۔

جان بڈلف کے مطابق 14ویں صدی عیسوی میں جب چترال میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی تو زیادہ تر کالاش لوگوں نے اسلام قبول کر لیا[15]۔ صرف ایک چھوٹی سی تعداد نے اپنے قدیم مذہب اور رسومات کو برقرار رکھا جو بمبوریت، رومبور اور بیریر کی وادیوں تک محدود ہو گئے[16]۔ 1940 کی دہائی سے پہلے کالاش کی آبادی پانچ وادیوں پر مشتمل تھی، لیکن بعد میں دو وادیوں کے لوگ مکمل طور پر مسلمان ہو گئے[17]۔

مذہبی پہلو

کالاش لوگوں کا مذہب کسی مخصوص کتاب یا مذہبی متن پر مبنی نہیں ہے، بلکہ یہ زبانی روایات کی شکل میں نسل در نسل منتقل ہوتا رہا ہے[18]۔ ان کا مذہب Polytheistic ہے اور وہ کئی دیوتاؤں اور دیویوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کے اہم دیوتاؤں میں مہاندیو، بالومین، دیزلیک اور جیسٹک شامل ہیں[19]۔

Robertson (1896) کا کہنا ہے کہ کالاشوں کا سب سے بڑا دیوتا گِش (Gish) ہے۔ جسے جنگ کا عظیم دیوتا مانا جاتا ہے اور یہ کہ اُتزُون میں گِش کا ایک مزار بھی موجود ہے جو اُتزُون کے سردار آزاد کے والد نے بنوایا تھا۔ اس مزار کی تعمیر میں باشگل وادی کی ایک عورت اور اس کے رشتہ داروں کا کردار تھا[20]۔

نورستان اور شمالی پاکستان کے دوسرے داردی قبائل میں بعض دیوی دیوتے مشترک اور بعض قبیلوں کے مخصوص پائے جاتے تھے۔ ان دیوی دیوتاؤں کا تعلق قدیم دور سے رہا ہے۔ گو کہ ان علاقوں میں مختلف مذاہب آتے رہے ہیں یہاں تک کہ اسلام کی آمد کے ساتھ ہی پرانے مذاہب کا تو اختتام ہوا لیکن انیسویں صدی کے اختتام تک ان دیوی دیوتاؤں کی کسی نہ کسی شکل میں، کوئی نہ کوئی روپ داردستان کے سُدیشی فوک لور میں جھلکتا ہوا نظر آتا رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عقائد اور ثقافت سے متعلق کئی چیزیں بہت ہی کم رفتار سے تبدیلی یا معدومی کی طرف بڑھتی ہیں اور بسااوقات ان کے فعلی تفاعل میں تبدیلی تو واقع ہو جاتی ہے لیکن پرانا عقیدہ ایک نیا روپ دھار لیتا ہے[21] ۔

ہزار عیسوی کے شروع میں برصغیر اور وسطی ایشیا کے دیگر علاقوں میں اسلام تیزی سے پھیلا۔ لیکن کالاش علاقوں کی دشوار گزار علاقائی محل وقوع کی وجہ سے یہاں اسلام کافی دیر سے پہنچا۔ محققین کے مطابق 16ویں صدی عیسوی میں پہلی بار اسلام ہندوکش میں داخل ہوا۔ 18ویں اور 19ویں صدی عیسوی میں پٹھان قبائل نے مقامی داردی لوگوں میں اسلام پھیلایا۔ 1895عیسوی کے زمانے میں افغانستان کے حاکم امیر عبدالرحمن خان نے

---

11 Robertson, G. S. (1896). *The Kafirs of the Hindu Kush*. Lawrence & Bullen, p. 54.

12 Morgenstierne, G. (1973). *Indo-Iranian Frontier Languages*, Vol. IV. Universitetsforlaget, p. 18.

13 Quintana-Murci, L., et al. (2004). "Where West Meets East: The Complex mtDNA Landscape of the Southwest and Central Asian Corridor". *American Journal of Human Genetics*, 74(5), pp. 827-845.

14 Ayub, Q., et al. (2015). "The Kalash Genetic Isolate: Ancient Divergence, High Genetic Drift, and No Evidence of Greek Admixture". *European Journal of Human Genetics*, 23(8), p. 1023.

15 Biddulph, J. (1880). *Tribes of the Hindoo Koosh*. Office of the Superintendent of Government Printing, Calcutta, p. 78.

16 Jettmar, K. (1975). *Die Religionen des Hindukusch*. W. Kohlhammer Verlag, p. 134.

17 Staley, J. (1969). "The Kalash of Swat and Chitral". *Pakistan Journal of History and Culture*, 1(2), p. 29.

18 Loude, J. Y., & Lièvre, V. (1984). *Le Kalash: Seuls Survivants du Gandhara*. Editions du Seuil, p. 67.

19 Siiger, H. (1956). *Ethnological Field Research in Chitral, Kalash and Kabul*. N-Museum of Denmark, p. 41.

20 George Scott Robertson, The Kafirs of the Hindu-Kush. University Press, LONDON,1896

21 رازول کوہستانی، شمالی پاکستان کے داردی اور نُورستانی قبائل کے قدیم دیوی دیوتے

نورستان کے علاقوں کو فتح کیا اور نورستانی کالاشوں کو زبردستی مسلمان کیا۔ تاہم پاکستان کے کالاش اپنی قدیم مذہبی اور ثقافتی شناخت برقرار رکھنے میں کامیاب رہے[22]۔

کالاش مذہب میں پاکی اور ناپاکی کا تصور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں کو پاک مقام سمجھا جاتا ہے، جبکہ وادیوں کے نشیب کی سطحوں کو ناپاک[23]۔ حیض کے ایام یا زچگی کی حالت میں عورتیں "باشالی" یا "بشالینی" کے نام سے مخصوص کمرہ یا عمارت میں قیام کرتی ہیں[24]۔

محمد عظیم بخاری کا کہنا ہے کہ "کالاش لوگ اپنے گھر کا ایک کونہ مخصوص کرتے ہیں، اُن کا خیال ہے کہ اس کونے میں ان کا ایک دیوتا یا فرشتہ موجود رہتا ہے اور اسے راضی اور خوش رکھنے کے لیے کچھ نہ کچھ بھینٹ دی جانا ضروری ہے۔ گھر کا جو کونا مخصوص کیا جاتا ہے وہاں صرف مرد جا سکتا ہے عورت اور بچوں کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہوتی"[25]۔

<u>شمن پرستی</u>

وسط ایشیا اور داردستان کے خطے کا قدیم ترین مذہب شمن پرستی رہا ہے، اس کی باقی ماندہ صورتیں شمال میں اب بھی کہیں کہیں نظر آتی ہیں۔ شمن پرستی فطرت کے مذہب کی حیثیت سے، پورے وسطی ایشیاء میں آسمان ، زمین اور پانی کے مابین تعلقات کے لیے خاص تعظیم کا درجہ رکھتی تھی، اشجار اور پہاڑوں کی باطنی اہمیت پر یقین قائم تھا۔

گجرات یونیورسٹی کے ڈاکٹر محمد کاشف کا کہنا ہے کہ کالاش معاشرے میں شمن پرستی کے زوال کی بنیادی وجہ ناپاکی (impurity) ہے۔ کالاش اور دوسرے داردی لوگوں میں "پاکی" اور "ناپاکی" کا تصور بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آج کے دور میں کالاش اور گلگت کے بروشو ہی ایسے دو گروہ بچے ہوئے ہیں جن کے ہاں شمن پرستی کسی نہ کسی شکل میں باقی بچی ہوئی ہے۔ انہوں نے وٹزل (2004) اور اگستو کاکوپاڈو(2016) کے حوالے سے کہا ہے کہ کالاش لوگوں میں رسومات اور دیوتاؤں کی ابتدائی ویدک مذہب خصوصاً شمن پرستی سے بڑی مماثلت ملتی ہے اور یہ کہ کالاش مذہب اور قدیم ہندوستان کی کاسمولوجی آپس میں جڑی ہوئی تھی[26]۔

یوریشائی شمن اور شمالی پاکستان کے شمن میں بنیادی فرق یہ بتایا جاتا ہے کہ یوریشائی شمن میں اس کے ظاہری آثار یا کوئی نشان ہوتا ہے جبکہ شمالی پاکستان کے شمن میں ایسی کوئی ظاہری علامت یا نشان نہیں ہوتا بلکہ اسے ریاضت کے باعث پریاں منتخب کرتی ہیں [27]۔

لداخ کے دارد بروقپا لوگوں کے ہاں شمن یا کاہن کو "لہا" کہا جاتا ہے(جیسے گلگت بلتستان کا دیائل)۔ "لہا" وجد میں آکر پیشنگوئیاں کرتا ہے۔ بروقپا لوگوں کے عقیدہ کے مطابق اس حالت میں وہ ایک دیوتا کے زیر اثر آتا ہے اور جو کچھ اس کی زبان سے ادا ہوتا ہے اصل میں وہ دیوتا کے الفاظ ہوتے ہیں [28]۔

لوک تہوار

کالاش لوگ سال بھر میں کئی رنگا رنگ تہوار مناتے ہیں جو ان کی ثقافتی زندگی کا اہم حصہ ہیں[29]۔

- چلم جوشت: بہار کا تہوار جو بہار کی آمد پر منایا جاتا ہے۔
- اوشو: فصل پکنے پر شکرانے کا تہوار۔

---

[22] National Commission for Humanrights. Sagga of Survival - A Report on the Protection , Preservation and Promotion of Constitutional Rights of Indigenous Kalash People

[23] Maggi, W. (2001). *Our Women are Free: Gender and Ethnicity in the Hindukus*, p-89. Michigan Press.

[24] Marglin, F. A. (2008). "Purity and Impurity in Kalash Religion". *Journal of Asian Civilizations*, 31(1), p. 56.

[25] محمد عظیم شاہ بخاری۔

[26] Dr. Muhammad Kashif Ali, Dr. Ghulam Shabbir, Dr. Muhammad Iqbal Chawla, 2021. Pre-Islamic Religious Traditions of the Eastern Hindu Kush and on Shamanism among the Kalasha People. DigitalCommons@University of Nebraska - Lincoln

[27] سیّد محمد یحیی شاہ، دنیل تہذیب و تمدن، مطبوعہ 1989۔

[28] ۔ عبدالغنی شیخ، 2005۔ لداخ: تہذیب و تمدن۔

[29] Strand, R. F. (1973). "Notes on the Kalash of Chitral". *Ethnos*, 38(1-4), pp. 92-93.

← چاؤ موس: سال کا اہم ترین سرمائی تہوار، جس میں خصوصی رقص اور رسمیں ادا کی جاتی ہیں۔
ان تہواروں کے لیے انگور سے تیار کی جاتی ہے (جسے "دا" کہتے ہیں) جو ان کی مذہبی رسومات کا لازمی جزو سمجھا جاتا ہے اور اسے دیوتاؤں کو نذرانہ پیش کرنے اور جگہوں کو پاک کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے[30]۔

سیاحت

کالاش لوگوں کے لیے سیاحت ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے لیکن اس کے کئی منفی پہلو بھی ہیں، جس کا کالاش معاشرہ پر منفی اثر پڑ رہا ہے۔ کئی پاکستانی اسے ایک "عیاش" زریعہ بھی سمجھتے ہیں، اور میڈیا میں قسم قسم کی منفی باتیں پھیلائی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں *Jurgen Wasim Frembgen* (1995) کا کہنا ہے کہ کالاش لوگوں کے تہوار اور رقص سیاحتی فوائد پُرکشش سمجھے جاتے ہیں۔ کالاش خواتین کے ناچ گانے (رقص) کو عمومی طور پر "غیر تجارتی اور اصلی" قرار دیا جاتا ہے، حالانکہ اب یہ رقص فیس لے کر دکھائے جاتے ہیں۔ سیاح کالاش خواتین کی خوبصورتی اور بے پردگی کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، اور کئی پاکستانی سیاح اکثر بدتمیزی پر اتر آتے ہیں۔ بعض اوقات یہ رقص مذہبی رسومات سے ہٹ کر محض "تماشہ" بن جاتے ہیں، جسے ماہرین "مصنوعی اصلیت" قرار دیتے ہیں[31]۔ ان کا کہنا ہے کہ سیاحتی ادب میں کالاش ثقافت کو ایک "مثالی مگر زوال پذیر" ثقافت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ غیر ملکی سیاح اپنی جنت کی خواہش ان پر منتقل کرتے ہیں۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ مذہبی دباؤ، سماجی استحصال اور تجارتی سیاحت ان کے لیے خطرہ ہیں۔ پاکستان کی حکومت کو چاہیے کہ ان کی ثقافت کو محفوظ کرے، نہ کہ اسے تجارتی تماشہ بنا دے[32]۔

جنگلی بکرے اور گھوڑے کی اہمیت

نورستان اور شمالی پاکستان کے کالاش اور دوسرے داردی لوگوں میں جنگلی بکرا اور گھوڑے کی ثقافتی اہمیت رہی ہے۔ چنانچہ قبرستانوں، مذہبی مقامات، قربان گاہوں یا گھر کے بیرونی دروازہ کے دائیں بائیں لکڑی کے بنے گھوڑے کے سر کے مجسمے نظر آتے ہیں۔ جبکہ اس خطے کی قدیم چٹانی اشکال اور گھروں کی دیواروں پر جنگلی بکروں کی اشکال بنائی جاتی رہی ہیں۔ لکڑی کے گھوڑے کے سر کی مِثلی تحریم لداخ سے نورستان تک مختلف علاقوں میں مختلف مذہبی انداز یا حوالوں میں پائی جاتی ہے، جس کا تعلق قدیم داردی اور نورستانی دیوتاؤں سے رہا ہے، جیسے چِھلاس میں تائبان دیوتا اور نورستان اور کالاش وادی میں مہاندیو اور سجیگور وغیرہ۔ اس قِسم کے لکڑی کے بنے گھوڑے کے سر کی مِثلی شکلیں بعض مخصوص مقامات، مذہبی قربان گاہوں اورقبرستانوں میں پائی جاتی ہیں جس میں صدیوں کے مذہبی سفر کی کہانی پنہاں ہے، جسے قدیم مذہبی روایات کے اظہار کا نمایاں کلتوری پہلو سمجھا جا سکتا ہے[33]۔ ماضی میں اِس قِسم کےنجات کے بے جان مِثلی وسیلوں کو ایجابی یا سلبی منفعت کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ دُنیا کے بعض علاقوں میں گھوڑے کے رُوپ میں اناج کی روح کا تصور بھی موجود رہا ہے[34]،[35]۔

کالاش لباس

کالاش خواتین اپنے لباس کے لیے سیاہ رنگ کا انتخاب کرتی ہیں۔ ان کی قمیض لمبے فراک کی طرح کھلی ڈھلی ہوتی ہے، جس کا گلا، کاندھے، آستین اور دامن رنگ برنگے دھاگوں اور روایتی بیل بوٹوں سے مزیئن کیا ہوتا ہے۔ وہ ایک قسم کی پٹی کا کمر بند بھی باندھتی ہیں۔ غمی ہو یا خوشی کا موقع وہ سر پر مخصوص "کھوپسی" ٹوپی پہنتی ہیں جس میں پھول اور پرندوں کا پر ٹانکا ہوتا ہے۔ یہ ٹوپی درمیان سے خالی ہوتی ہے۔ ٹوپی کی چوڑی پٹی پر بڑے موتی اور سیپیاں ٹانکی ہوتی ہیں۔ کالاش عورتوں میں موتیوں کی مالائیں پہنے کا رواج ہے جو عام طور پر 20 سے 30 لڑیوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مرد عام طور پر سادہ شلوار قمیض اور چترالی پکول پہنتے ہیں۔

---

[30] Cacopardo, A. S. (2015). "Wine and Ritual among the Kalash". *East and West*, 65(1-4), p. 112.

[31] *Jurgen Wasim Frembgen* , 1995. The Longing for a Paradise on Earth: Ethnic Tourism to the Kalasha. pUblished in Proceedings of the third International Hindu-Kush Cultural Conference, 1995

[32] *Jurgen Wasim Frembgen* , 1995. The Longing for a Paradise on Earth: Ethnic Tourism to the Kalasha. pUblished in Proceedings of the third International Hindu-Kush Cultural Conference, 1995

[33] Lennart Edelberg, 1974, The Nuristani Houses, Cultures of the Hindukush, Selected Papers from the Hindu-Kush Cultural Conference held at Mosesgard, 1970. Edited by Karl Jettmar, 1974.

[34] سر جیمز جارج فریزر، ترجمہ سیّد ذاکر حسین، شاخِ زریں، جلد دوم، ص: 261، مجلس ترقی ادب، لاہور۔

[35] رازول کوہستانی، 2025۔ انڈس کوہستان میں چوبی کَندَہ کاری کے قدیم نمونے، ص: 12۔

موسیقی
کالاش ثقافت میں موسیقی اور رقص کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، اور ہر جشن میں اجتماعی رقص لازمی سمجھا جاتا ہے۔ موسیقی کے پرانے آلات میں ڈھول، سرنا اور بانسری شامل ہے۔ تہواروں میں خواتین دائرہ کی شکل میں ایک دوسرے کے کاندھوں پر ہاتھ ڈال لوک رقص کرتی ہیں۔

کالاش دارد اور بروقپا دارد
ہندوکش میں کالاش دارد اور لداخ میں بروقپا دارد دو ایسے داردی قبیلے ہیں جو تاحال اپنے قدیم مذہب پر قائم ہیں۔ دونوں میں ناچ گانا (رقص)، رنگا رنگ مالاؤں کی پہنی لڑیاں، مخصوص ٹوپیاں جو پھولوں سے بھری ہوتی ہیں۔ تا ہم دونوں گروہوں کے لباس، ٹوپیوں، چاندی کے زیور اور مردانہ لباس میں فرق پایا جاتا ہے۔ (دیکھیں کالاش اور بروقپا تصاویر)۔

معاشرتی زندگی
کالاش معاشرہ کھلا، دوستانہ اور سادہ طرزِ زندگی کا حامل ہے۔ عورتوں کا احترام کیا جاتا ہے اور معاشرے میں انہیں خاص مقام حاصل ہے۔ شادی کی رسومات بھی منفرد ہیں جن میں لڑکی اور لڑکا آزادانہ طور پر اپنی پسند کا اظہار کرتے ہیں۔ پاکستانی کالاش اور نورستانی لوگوں میں اندرونی شادیوں کا رواج ہے۔

معاشی پہلو
کالاش لوگ زیادہ تر زراعت، مال مویشی، خشک میوہ جات، جنگلات اور سیاحت پر انحصار کرتے ہیں۔ سیاحت ان کے لیے آمدنی کا اہم ذریعہ ہے کیونکہ دنیا بھر سے لوگ ان کی ثقافت اور تہوار دیکھنے آتے ہیں۔

یونانی دعویٰ
کالاش لوگوں کی ابتدا کے بارے میں متعدد نظریات موجود ہیں، جن میں سب سے مشہور نظریہ انہیں سکندر اعظم کی فوجوں کی اولاد قرار دیتا ہے ۔ تاہم، جینیاتی تحقیقات نے اس دعوے کو مکمل طور پر تسلیم نہیں کیا ہے۔

کالاش لوگ ایک مشکل اور پہاڑی جغرافیہ میں رہتے ہیں اور یہی تنہائی انہیں تقابلی جینیاتی تجزیے میں کسی حد تک کم مفید بناتی ہے۔ PCA یا ADMIXTURE جیسے تجزیوں میں وہ ہمیشہ ایک الگ اور نمایاں گروہ کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ کالاش دیگر آبادیوں سے اپنی تنہائی کی وجہ سے مختلف نظر آتے ہیں، لیکن ان کے قدیم تعلقات باقی دنیا کی آبادیوں سے وہی رہے ہوں گے جو ان کی اندرونِ شادی سے پہلے تھے[[36]]۔ یہ یا تو اتفاق جینیاتی تبدیلی (genetic drift)سے ہو سکتا ہے .یا قدرتی انتخاب (selection) کے ذریعے۔

اس تحریر میں کالاش لوگوں کے پدری اور مادری ہیپلوگروپس کی بنیاد پر ان کے جینیاتی پس منظر، جینیاتی عمر، اصل جینیاتی جغرافیہ اور ہجرت کے بارے میں مفصل تجزیہ پیش کیا جائے گا۔ خاص طور پر اس بات کی وضاحت کی جائے گی کہ کیا کالاش کا جینیاتی تعلق قدیم ثقافتی مراکز جیسے زگروس(Zagros) ، یمنایا(Yamnaya) ، کاکیشیا (Caucasus)، تیان شان (Tian Shan) یا پامیر (Pamir) سے تھا یا نہیں۔

کالاش شمالی پاکستان کے ہندوکش پہاڑی سلسلے میں رہنے والا ایک منفرد نسلی گروہ ہے۔ کالاش لوگوں کے پدری (Y-DNA)اور مادری (mtDNA) ہیپلوگروپس کی بنیاد پر اُن کے جینیاتی ورثے، جینیاتی عمر، جینیاتی جغرافیہ اور نقل مکانی کے نمونوں کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔

جینیاتی اعداد و شمار کے مطابق، کالاش آبادی کا جینیاتی تنوع مغربی یوریشین (Western Eurasian) اور قدیم شمالی یوریشین (Ancient North Eurasian) اجزاء کا مرکب ہے۔ پدری ہیپلوگروپس میں R1a1a کی اکثریت شمالی یوریشین اور ہند-ایرانی اثرات کی عکاسی کرتی ہے، جبکہ J2, G, H, L, C, Q کی موجودگی قدیم زرعی برادریوں اور شکاری گروہوں سے تعلق کی نشاندہی کرتی ہے۔ مادری ہیپلوگروپس میں R0a, J2b1a, H2a, U4, U2eاور T جیسے گروپس شامل ہیں جو واضح طور پر مغربی یوریشیا، خصوصاً بحیرہ روم (Mediterranean) اور یوریشین سٹیپ (Steppe) سے تعلق رکھتے ہیں۔ کالاش آبادی کی جینیاتی عمر کا تخمینہ تقریباً 3000 قبل مسیح

[36] Razib Khan, 2012. The Kalash in perspective - Explore the unique isolation of the Kalash population in Pakistan, a distinctive endogamous community shaping genetic analysis.

سے لے کر 1000 قبل مسیح تک لگایا گیا ہے، جو سکندر اعظم کی آمد سے قبل ہند-یورپی اور ہند-ایرانی ہجرتوں سے مطابقت رکھتا ہے۔ کالاش لوگوں کا جین پول زیادہ تر یوریشین سٹیپ اور قدیم ایران کے نیولتھک زرعی مراکز سے جڑا ہوا ہے۔

تجزیہ کی بنیاد

یہ تجزیہ درج زیل جینیاتی رپورٹس سے اخذ کردہ پدری (Y-DNA) اور مادری (mtDNA) ہیپلوگروپس کے جدولوں پر مبنی ہے۔ ان اعداد و شمار کا تقابل معیاری اشاعتی اداروں (جیسے نیچر، سائنس ڈائریکٹ، اور پی ایم سی) سے حاصل کردہ تحقیقی مقالات۔ ہیپلوگروپس کی تقسیم، ان کی ممکنہ جینیاتی عمر، اور جغرافیائی ماخذ کا تعین پہلے سے شائع شدہ جینیاتی ڈیٹا بیسز اور فائیلاوجینیٹک درختوں کی مدد سے کیا گیا ہے۔

کالاشوں کے پدری (Y-DNA) ہیپلو گروپس کا جدول[37]

ہیپلو گروپ	تناسب / تعداد	تبصرہ
R1a1a	50%	شمالی یوریشین تعلق
J2	17%	انڈو ایرانی اثرات
H	13%	جنوبی ایشیائی مخصوص لائن
L	9%	مقامی برصغیری اثرات
C	4%	قدیم ایشیائی شکاری جمع کنندگان سےنسل تعلق
Q	4%	شمالی یوریشیا کے شکاری جمع کنندگان تعلقات
G	4%	یورپی/مغربی ایشیائی تعلق کی نشاندہی

کالاشوں کے مادری (mtDNA) ہیپلو گروپس کا جدول[38]

ہیپلو گروپ	تناسب / تعداد	تبصرہ
U4	13%	یوریشین شکاری جمع کنندگان مادری لائن
U2e	8%	شمالی یوریشیا مادری تعلق
H2a	17%	مغربی یورپی/یوریشین مادری اثرات
H1	9%	مغربی یورپ/انڈو یوریشین مادری تعلق
J1c	4%	یوریشین زراعتی مادری لائن
T	9%	یوریشین زراعتی مادری تعلق
K	9%	یوریشین/مشرقی یورپی مادری اثرات
W	4%	یوریشین شکاری جمع کنندگان مادری تعلق
I	4%	یورپی شکاری جمع کنندگن مادری تعلق
دیگر	21%	کم پائے جانے والے مادری ہیپلو گروپس

پدری (Y-DNA) ہیپلوگروپس کا تجزیہ

جینیاتی معطیات [39] کے مطابق، کالاش مردوں میں پائے جانے والے پدری ہیپلوگروپس کا تجزیاتی پہلو کچھ اس طرح ہے:

(1)۔ R1a1a (تناسب50%)

یہ ہیپلوگروپ ہند-ایرانی اثرات کا مضبوط اشارہ ہے اور یوریشین سٹیپ (Yamnaya) سے منسلک سمجھا جاتا ہے۔ ایک اور تحقیق میں اسے R1a-Z93 انڈو-ایرانی/سٹیپ کی قدیم لائن سے منسلک کیا گیا ہے۔

[37] The Kalash Genetic Isolate: Ancient Divergence, Drift, and Selection (2015

[38] The Kalash Genetic Isolate: Ancient Divergence, Drift, and Selection (2015

[39] The Kalash Genetic Isolate: Ancient Divergence, Drift, and Selection (2015);
- Phylogenetic Analysis of the Enigmatic Kalash Population in Pakistan (2025);
- Exploring European Ancestry Among the Kalash Population: A Mitogenomic Perspective (2020);
- Frequency Distribution of Mitochondrial DNA Haplogroups within the Kalash Population of Pakistan (2021);
- Current Pool of Ultimate Collection of Mitochondrial DNA from Remnants of Kalash (2021)

(2)- J2 (تناسب17%)
J2a کا مشرق وسطی/ میڈیٹرینین نیولیتھک وراثت سے تعلق ہے، جبکہ J2b2a ذرخیز حلال (Fertile Crescent) اور مشرق وسطی سے وابستہ ہے۔

(3)- H (تناسب13%)
جنوبی ایشیا کے مقامی اثرات (جنوبی ایشیا کے پری-نیولیتھک گروپس)۔ H1a1a قدیم/متنوع یوریشین گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔

(4)- L (تناسب 9%) یہ ہیپلوگروپ جنوبی ایشیا کے قدیم شکاری گروہوں سے منسلک ہے۔

(5)- C (تناسب 4%) قدیم ایشیائی شکاری نسب سے منسلک ہے۔

(6)- Q (تناسب 4%) شمالی یوریشیا کے شکاری جمع کنندگان سے منسلک ہے۔

(7)- G (4%) یورپی/مغربی ایشیائی تعلق۔ مثلاًG2a2 جیسے ایران-پلیٹو کی نیولیتھک وراثت سمجھا جاتا ہے۔

ان اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ کالاش لوگوں کا پدری جینوم زیادہ تر شمالی یوریشین اور ہند-ایرانی اثرات (R1a1a)پر مشتمل ہے، جبکہ اس میں مشرق وسطی (J2, G) اور مقامی جنوبی ایشیائی (H, L) اجزاء بھی نمایاں ہیں۔ Firasat (2007) کے مطالعے میں بھی کالاش میں Haplogroup L3a (22.7%) اور (20.5%) H1* کی زیادہ فریکوئنسی دیکھی گئی ہے جس سے کالاش لوگوں کے جین پول میں مقامی جنوبی ایشیائی عناصر کی مضبوط موجودگی کی نشاندہی ہوتی ہے ۔

<u>مادری (mtDNA) ہیپلوگروپس کا تجزیہ</u>

معاصر تحقیقات [40] کے مطابق، کالاش خواتین کے مادری ہیپلوگروپس درج ذیل ہیں:
(1)- R0a / R0a5a نمایاں حصہ (تقریبا 50% جین پول)۔ اس کا جینیاتی ماخذ میڈیٹرینین (مغربی یوریشیا) ہے ۔ 2020 کے ایک مطالعے [41] میں بتایا گیا ہےکہ یہ ہیپلوگروپ بحیرہ روم کے علاقے سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی جینیاتی عمر کالاش لوگوں میں تقریبا 3 ہزار سال (3010 قبل مسیح کے قریب) ہے۔

(2)- J2b1a / J2b1a7a میڈیٹرینین وابستگی (مثلاًSardinia)۔ یہ ہیپلوگروپ خاص طور پر یورپی رابطہ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس کی جینیاتی عمر تقریبا 2.26 ہزار سال (2260 قبل مسیح کے قریب) بتائی گئی ہے[42]۔

(3)- H2a1a, H2a2a, H2a3, H2a1, H4a1aیہ تمام مغربی یوریشین شکارگر/زرعی مادری لائنیں ہیں [1,2]۔ H2a2aسب سے عام ہیپلوگروپ ہے (23.68%) ، U4, U4a1, U4b1a4 یوریشین/سٹیپ مادری وراثت (شمالی یوریشین شکاری لائن) [43]۔

(4)- U2e, U2e1h, U2e2a1یوریشین/سٹیپ مادری لائنیں [44]۔
(5)- T, T2a1aیوریشین زراعی مادری لائنیں[45]۔

40 Rahman, G., et al. (2021). Frequency distribution of mitochondrial DNA haplogroups within the Kalash population of Pakistan. *Meta Gene*, 28, 100893. ; Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556. ; Quintana-Murci, L., et al. (2004). Where west meets east: the complex mtDNA landscape of the

41 Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556

42 Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556

43 Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556

44 Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556

(6)- J1d3a میڈیٹرینین/نیئر ایسٹرن تعلق (10.5%)[46]-

2021 کے ایک مطالعے کے مطابق، 76 کالاش افراد میں H2a2a مغربی یوریشین سب سے زیادہ (23.68%) پایا گیا، اس کے بعد J1d3a (10.5%) اور H2a3 (9.21%) ہیں۔

جینیاتی عمر (Genetic Age) اور ہجرت(Migration)
کالاش آبادی کی جینیاتی عمر کے بارے میں مختلف تحقیقات میں تخمینے دیے گئے ہیں:

1. ایک تحقیق کے مطابق، مادری ہیپلوگروپ J2b1a7a کی عمر 2.26±1.44 ہزار سال (تقریبا 2260 قبل مسیح) اور R0a5a کی عمر 3.01±1.5 ہزار سال (تقریبا 3010 قبل مسیح) ہے۔ یہ ٹائم فریم سکندر اعظم کی آمد (327-326 قبل مسیح) سے قبل کا ہے اور ہند-یورپی ہجرتوں کے عہد (Bronze Age) سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس سے اس نظریہ کی نفی ہوتی ہے کہ کالاش لوگوں کا نسبی تعلق سکندر اعظم سے ہے۔

2. Ayub et al. (2015) کے مطابق، کالاش اور جنوبی ایشیا کی دیگر آبادیوں کے درمیان انشقاق (Divergence) کا اوسط وقت 11,800 سال (تقریبا 9800 قبل مسیح) پہلے ہوا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کالاش برصغیر میں آنے والے قدیم ترین ہند-یورپی گروہوں میں سے ہیں۔

3. Hellenthal et al. (2014) کی ایک تحقیق کے مطابق، کالاش لوگوں میں مغربی یوریشین اختلاط کا واقعہ 990 سے 210 قبل مسیح کے درمیان پیش آیا۔

قدیم ثقافتی مراکز سے جینیاتی تعلق

قدیم ثقافتی مرکز	کالاش سے جینیاتی تعلق	ثبوت / دلیل
زگروس	ممکنہ (غیریقینی)	[1] میں G ہیپلوگروپ کا تعلق ایران-پلیٹو کی نیولیتھک وراثت (مثلاً G2a2سے ہے)، جو زگروس کے نیولیتھک کسانوں سے منسلک ہو سکتا ہے۔ تاہم، اس پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔
یمنایا	ممکنہ (قوی امکان)	کالاش لوگوں میں R1a1a (50%) کی بڑی تعداد یوریشین سٹیپ (یمنایا ثقافت) کے ہند-ایرانی گروہوں کی ہجرت کی عکاسی کرتی ہے۔ U4اور U2e جیسے مادری ہیپلوگروپ بھی سٹیپ سے وابستہ ہیں [47]۔
کاکیشیا	ممکنہ	کالاش میں G اور J2b ہیپلوگروپس کی موجودگی کاکیشیا اور مشرق وسطی کے راستے آنے والی نیولیتھک ہجرت کی نشاندہی کرتی ہے۔
تیان شان	ممکنہ نہیں	اس خطے سے مخصوص مشرقی ایشیائی ہیپلوگروپس جیسے C, M کالاش میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔
پامیر	ممکنہ (بطور راستہ)	پامیر وہ جغرافیائی راستہ ہے جس سے ہوکر ہند-ایرانی اور سٹیپ گروہ برصغیر میں داخل ہوئے۔ کالاش کا R1a1a اور U4 سے تعلق پامیر کے راستے آنے والی ہجرت کی نشاندہی کرتا ہے، لیکن پامیر میں آباد قدیم برادریوں سے براہ راست جینیاتی تعلق کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

[45] Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556

[46] Rahman, G., et al. (2021). Frequency distribution of mitochondrial DNA haplogroups within the Kalash population of Pakistan. *Meta Gene*, 28, 100893

[47] Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556.; Ayub, Q., et al. (2015). The Kalash Genetic Isolate: Ancient Divergence, Drift, and Selection. *American Journal of Human Genetics*, 96(5), 775-783

جینیاتی پروفائل

کالاش لوگوں کا جینیاتی پروفائل انتہائی منفرد ہے۔ وہ ایک طرف جہاں قدیم شمالی یوریشین (ANE) اجزاء رکھتے ہیں، وہیں ان کا تعلق براہ راست ہند-یورپی (ہند-ایرانی) ہجرت کی لہروں سے بھی ہے۔

پدری جینز R1a1a (Y-DNA) کی اکثریت (50%) اس بات کی مضبوط دلیل ہے کہ کالاش کا آبائی مرکز یوریشین سٹیپ ہے، جہاں سے یہ لوگ برصغیر میں آئے۔ یہ نظریہ یمنایا ثقافت کی ہند-ایرانی ہجرت سے مطابقت رکھتا ہے۔ تاہم، J2, G, H اور L کی موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ یہ گروہ مکمل طور پر اجنبی نہیں تھا بلکہ اس نے مقامی جنوبی ایشیائی (انڈس ویلی) اور مغربی ایشیائی (زرگروس، ذرخیز حلال) لوگوں کے ساتھ بھی جینیاتی تبادلہ کیا ہے۔

مادری جینز (mtDNA) :کالاش خواتین کا جینیاتی ذخیرہ تقریبا مکمل طور پر مغربی یوریشین ہے[48]۔ R0a5a اور J2b1a7aجیسے ہیپلوگروپس کا بحیرہ روم اور جزیرہ سارڈینیا سے تعلق کافی دلچسپ ہے[49]۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کانسی کے دور میں بحیرہ روم کے علاقے کے بعض گروہ ہندوکش میں آکر آباد ہوئے۔

جینیاتی عمر اور ہجرت کے تین مختلف ٹائم فریم سامنے آتے ہیں:

1. قدیم انشقاق: (Ancient Divergence) 10000سے 12000 سال قبل (پالیولیتھک عہد)۔ یہ کالاش لوگوں کو برصغیر کی قدیم ترین آبادیوں میں شامل کرتا ہے۔

2. **نیولیتھک ہجرت:** تقریبا 5,000 سے 8,000 سال قبل۔ G اور J2 گروپس کی آمد (زگروس اور کاکیشیا سے)۔

3. **کانسی کے عہد کی ہجرت:** تقریبا 3,000 سے 4,000 سال قبل۔ R1a1a اور مادری سٹیپ لائنز (U4, U2e) کی آمد (یمنایا ثقافت)۔

4. **بحیرہ روم کا اثر:** تقریبا 2,000 سے 3,000 سال قبل۔ R0a5a اور J2b1a7a کا داخلہ [50]۔

سکندر اعظم کا نظریہ: اگرچہ کالاش کے یورپی پروفائل نے اس نظریے کو جنم دیا، لیکن جینیاتی شواہد اس کی تائید نہیں کرتے۔ مادری ہیپلوگروپس J2b1a7a اور R0a5a کی جینیاتی عمر (2,260 اور 3,010 سال قبل) سکندر کی آمد (2,350 سال قبل) سے مطابقت رکھتی ہے[51]، لیکن پدری جینز میں یونانیوں کی مخصوص لائنیں جیسے E1b1b نہ ہونے کے برابر ہیں ۔ اس لیے امکان ہے کہ اس عرصے میں بحیرہ روم سے کچھ خواتین اس گروہ میں شامل ہوئیں (مادری جینز کا بہاؤ)، لیکن یہ فوجی مہم کی بجائے تجارتی یا ثقافتی روابط کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ Ayub et al. (2015)نے واضح کیا کہ کالاش نے اپنے پڑوسیوں سے کوئی جینیاتی بہاؤ قبول نہیں کیا اور وہ انتہائی منفرد ہیں۔

کالاشوں کے مادری ہیپلوگروپس کا جدول[52]

ہیپلوگروپ	تفصیل / شاخ-(Sub-branch)	تناسب	ممکنہ جغرافیائی ماخذ	تخمینہ شدہ زمانی (ہزار سال قبل(
J2b1a7a	مخصوص کالاش شاخ	%17.6	بحیرہ روم (Mediterranean)	2.26 ± 1.44

48 Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556

49 Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556

50 Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556

51 Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*, 41(5), 552-556

52 Zia Ur Rahman, Yu-Chun Li, Jiao-Yang Tian, Qing-Peng Kong, 2020. "Exploring European ancestry among the Kalash population a mitogenomic perspective. *Zoological Research* 41(5): 552–556, 2020

ہیپلوگروپ	تفصیل / شاخ (Sub-branch)	تناسب	ممکنہ جغرافیائی ماخذ	تخمینہ شدہ زمانی (ہزار سال قبل)
R0a5a	مخصوص کالاش شاخ	تقریباً 32.4 % (J2b1a7a کے ساتھ 50%)	بحیرہ روم (Mediterranean)	3.01 ± 1.5
U4a1	یوریشین سٹیپ (Eurasian Steppe)	مشترکہ	یورپ / وسطی ایشیا	غیر واضح
U2e1h	یوریشین سٹیپ (Eurasian Steppe)	مشترکہ	یورپ	غیر واضح
H2a1a	یوریشین سٹیپ (Eurasian Steppe)	مشترکہ	یورپ / بحیرہ روم	غیر واضح
U4b1a4	یوریشین سٹیپ (Eurasian Steppe)	مشترکہ	یورپ	غیر واضح
T2a1a	یوریشین سٹیپ (Eurasian Steppe)	مشترکہ	یورپ / بحیرہ روم	غیر واضح
U2e2a1	بحیرہ روم (Mediterranean)	مشترکہ	یورپ / بحیرہ روم	غیر واضح

1. J2b1a7a اور R0a5a کالاش لوگوں کی مخصوص میٹرنل (زنانہ) نسبیں ہیں، جو بحیرہ روم سے تعلق رکھتی ہیں۔

2. باقی ہیپلوگروپس دیگر ہمسایہ گروہوں (جیسے داردی، پشتون) کے ساتھ مشترکہ ہیں۔

اختتامیہ

کالاش نسلی گروہ کا جینیاتی پس منظر قدیم شمالی یوریشین (ANE) اور ہند-ایرانی (Steppe) اجزاء کا مرکب ہے۔ ان کے پدری ہیپلوگروپس (R1a1a, J2, G, H, L) اور مادری ہیپلوگروپس (R0a, J2b1a, H2a, U4, U2e) دونوں واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ ان کا اصل جینیاتی جغرافیہ مغربی یوریشیا (خصوصاً یوریشین سٹیپ اور بحیرہ روم) ہے۔ ان کا تعلق قدیم ثقافتی مراکز میں سے یمنایا ثقافت سے زیادہ قوی ہے، کاکیشیا اور زگروس سے بھی کسی حد تک تعلق ہے، لیکن تیان شان جیسے مشرقی مراکز سے کوئی تعلق نہیں۔ پامیر ان کی ہجرت کا اہم جغرافیائی راستہ رہا ہے۔ کالاش کی جینیاتی عمر 12,000 سال پر محیط ہے، جو انہیں برصغیر کی قدیم ترین ہند-یورپی آبادیوں میں شامل کرتی ہے۔ سکندر اعظم کے نظریے کی بجائے، جینیاتی شواہد بتاتے ہیں کہ کالاش لوگوں کا جینیاتی تعلق کانسی اور لوہے کے عہد میں ہونے والی ہند-ایرانی اور بحیرہ روم کی ہجرتوں سے زیادہ ہے۔

****

حوالہ جات

1. Ahmed, A. S. (1986). *Pakistan Society: Islam, Ethnicity and Leadership in South Asia*. Oxford University Press.
2. Ahmad Gul Momand & Muhammed Asif Amin, 2022. Introduction to Nuristani Tribes, Languages and Dialects
3. IJCRT, Volume 10, Issue 3 March 2022 | ISSN: 2320-2882
4. Alberto M. Cacopardo, 2016. Fence of Peristan – The Islamization of the "Kafirs"
5. and Their Domestication. Archivio per l'Antropologia e la Etnologia - Vol. CXLVI (2016)
6. Ayub, Q., et al. (2015). The Kalash Genetic Isolate: Ancient Divergence, Drift, and Selection. *American Journal of Human Genetics*.
7. Biddulph, J. (1880). *Tribes of the Hindoo Koosh*. Office of the Superintendent of Government Printing, Calcutta,
8. Cacopardo, A. M., & Cacopardo, A. S. (2001). *Gates of Peristan: History, Religion and Society in the Hindu Kush*.
9. Current Pool of Ultimate Collection of Mitochondrial DNA from Remnants of Kalash (2021)
10. Dr. Muhammad Kashif Ali, Dr. Ghulam Shabbir, Dr. Muhammad Iqbal Chawla, 2021. Pre-Islamic Religious Traditions of the Eastern Hindu Kush and on Shamanism among the Kalasha People. DigitalCommons@University of Nebraska – Lincoln
11. Exploring European Ancestry Among the Kalash Population: A Mitogenomic Perspective (2020);
12. Frequency Distribution of Mitochondrial DNA Haplogroups within the Kalash Population of Pakistan (2021);
13. George Scott Robertson, The Kafirs of the Hindu-Kush. University Press, LONDON,1896
14. IUCN Pakistan. (2020). *Community-Based Enterprises in Kalash Valleys: A Case Study*. IUCN Publications,
15. Jettmar, K. (1975). *Die Religionen des Hindukusch*. W. Kohlhammer Verlag.
16. *Jurgen Wasim Frembgen* , 1995. The Longing for a Paradise on Earth: Ethnic Tourism to the Kalasha. pUblished in Proceedings of the third International Hindu-Kush Cultural Conference, 1995
17. Lennart Edelberg, 1974, The Nuristani Houses, Cultures of the Hindukush, Selected Papers from the Hindu-Kush Cultural Conference held at Mosesgard, 1970. Edited by Karl Jettmar, 1974.
18. Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*.
19. Lluı´s Quintana-Murci, Raphae¨lle Chaix, R. Spencer Wells, Doron M. Behar, Hamid Sayar, Rosaria Scozzari, Chiara Rengo, Nadia Al-Zahery, Ornella Semino, A. Silvana Santachiara-Benerecetti, Alfredo Coppa, Qasim Ayub, Aisha Mohyuddin, Chris Tyler-Smith, S. Qasim Mehdi, Antonio Torroni, and Ken McElreavey, 2004. "Where West Meets East: The Complex mtDNA Landscape of the Southwest and Central Asian Corridor". *Am. J. Hum. Genet.*
20. Loude, J. Y., & Lièvre, V. (1984). *Le Kalash: Seuls Survivants du Gandhara*. Editions du Seuil.
21. Maggi, W. (2001). *Our Women are Free: Gender and Ethnicity in the Hindukush*. University of Michigan Press,.
22. Marglin, F. A. (2008). "Purity and Impurity in Kalash Religion". *Journal of Asian Civilizations*.
23. Ministry of Climate Change, Pakistan. (2022). *Climate Vulnerability Assessment of Chitral District*. Government of Pakistan.
24. Morgenstierne, G. (1973). *Indo-Iranian Frontier Languages*, Vol. IV. Universitetsforlaget.
25. *Originalveröffentlichung in: Karl Jettmar (Hrsg.) Cultures of the Hindukush. Selected papers from the Hindu-Kush Cultural Conference held at Moesgard 1970, Wiesbaden 1974.*
26. National Commission for Humanrights. Sagga of Survival - A Report on the Protection , Preservation and Promotion of Constitutional Rights of Indigenous Kalash People
27. Parkes, P. (1987). "Livestock Symbolism and Pastoral Ideology among the Kafirs of the Hindu Kush".
28. Phylogenetic Analysis of the Enigmatic Kalash Population in Pakistan (2025);
29. PressAyub, Q., et al. (2015). "The Kalash Genetic Isolate: Ancient Divergence, High Genetic Drift, and No Evidence of Greek Admixture". *European Journal of Human Genetics*,
30. Quintana-Murci, L., et al. (2004). "Where West Meets East: The Complex mtDNA Landscape of the Southwest and Central Asian Corridor". *American Journal of Human Genetics*.
31. Rahman, G., et al. (2021). Frequency distribution of mitochondrial DNA haplogroups within the Kalash population of Pakistan. *Meta Gene*, 28, 100893. ; Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research* .
32. Razib Khan, 2012. The Kalash in perspective - Explore the unique isolation of the Kalash population in Pakistan, a distinctive endogamous community shaping genetic analysis.

33. Quintana-Murci, L., et al. (2004). Where west meets east: the complex mtDNA landscape of the
34. Rahman, G., et al. (2021). Frequency distribution of mitochondrial DNA haplogroups within the Kalash population of Pakistan. *Meta Gene*
35. Robertson, G. S. (1896). *The Kafirs of the Hindu Kush*. Lawrence & Bullen
36. Siiger, H. (1956). *Ethnological Field Research in Chitral, Kalash and Kabul*. N-Museum of Denmark۔
37. Staley, J. (1969). "The Kalash of Swat and Chitral". *Pakistan Journal of History and Culture*,.
38. Strand, R. F. (1973). "Notes on the Kalash of Chitral". *Ethnos*,
39. The Kalash Genetic Isolate: Ancient Divergence, Drift, and Selection (2015)
40. UNESCO. (2018). "Suri Jagek (observing the sun), traditional meteorological and astronomical practice based on the observation of the sun, moon and stars in reference to the local topography". *UNESCO Intangible Cultural Heritage List*. [Online] Available at: https://ich.unesco.org/en/RL/suri-jagek-01386 (Accessed: 30 March 2026).
41. Rahman, G., et al. (2021). Frequency distribution of mitochondrial DNA haplogroups within the Kalash population of Pakistan. *Meta Gene*,
42. Hayat, S., et al. (2025). Phylogenetic analysis of the enigmatic Kalash population in Pakistan. *Scientific Reports*.
43. Hellenthal, G., et al. (2014). A genetic atlas of human admixture history.
44. Li, J., et al. (2020). Exploring European ancestry among the Kalash population: a mitogenomic perspective. *Zoological Research*.
45. Quintana-Murci, L., et al. (2004). Where west meets east: the complex mtDNA landscape of the southwest and Central Asian corridor. *American Journal of Human Genetics*,.
46. Firasat, S., et al. (2007). Y-chromosomal evidence for a limited Greek contribution to the Pathan population of Pakistan. *European Journal of Human Genetics*.
47. Ayub, Q., et al. (2015). The Kalash Genetic Isolate: Ancient Divergence, Drift, and Selection. *American Journal of Human Genetics*.
48. Muhammad Hassan Siddiqi, Allah Rakha, Khushbukhat Khan and Tanveer Akhtar, 2021. "Current pool of ultimate collection of mitochondrial DNA from remnants of Kalash". https://doi.org/10.1080/23802359.2021.1952119
49. Zia Ur Rahman, Yu-Chun Li, Jiao-Yang Tian, Qing-Peng Kong, 2020. "Exploring European ancestry among the Kalash population a mitogenomic perspective.
50. رازول کوہستانی، 202، انڈس کوہستان میں چوبی گَندَہ کاری کے قدیم نمونے، ص: 12۔
51. رازول کوہستانی، شمالی پاکستان کے داردی اور نُورستانی قبائل کے قدیم دیوی دیوتے
52. سر جیمز جارج فریزر، ترجمہ سیّد ذاکر حسین، شاخِ زریں، جلد دوم، ص: 261، مجلس ترقی ادب، لاہور۔
53. سیّد محمد یحیی شاہ، ۔1989 ، دنیل تہذیب و تمدن۔
54. عبدالغنی شیخ، 2005۔ لداخ: تہذیب و تمدن۔
55. فخرالدین اخونزادہ، 2023۔ چترال کی زبانیں، فورم فار لینگویج انیشٹیوز، اسلام آباد۔
56. محمد عظیم شاہ بخاری (سوشل میڈیا مضمون)۔